بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۳

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | اتوار ۹ صفر المظفر ۱۳۰۴ھ ش ۴ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۴ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ ڈاکٹرز نے مختلف ٹیسٹ لئے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدی کا جواب نیکی سے دو، صبر ہی دلوں کو فتح کرتا ہے

تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرو کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے

صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے

"صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے..... صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے.....

میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ..... اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں۔ ابھی تو بعض ماننے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ پورا یقین نہیں کرتے بلکہ وساوس کی قے کرتے ہیں۔ تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں جب نیا تھا تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۰۱)

باقی صفحہ ۶

ربوہ: ۲ نبوت / نومبر۔ آج بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود کے اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کے بعض حصے پڑھ کر سنائے۔ اس میں حضرت مسیح موعود نے احباب جماعت کو آپس میں صلح و محبت سے رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ صاف باطن رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس میں فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کا قیام تقویٰ شعار لوگوں کا گروہ قائم کرنے کے لیے ہے تاکہ یہ لوگ کاہل اور بخیل اور بے مصرف زندگی چھوڑ کر بنی نوع انسان کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا کریں وہ غریبوں کے ہمدرد اور یتیموں کے لیے بطور باپ کے ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ میں اپنی دعاؤں اور دن رات کی کوششوں سے جماعت کو ایسا ہی بنانے کی کوشش کروں گا۔

آخر میں مولانا نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

○ خاکسار راولپنڈی میڈیکل چیک اپ کروا کر آیا ہے۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے حالت پہلے سے بہت بہتر ہے اور تسلی بخش بہتری ہو رہی ہے۔ الحمد للہ! تاہم ابھی بیماری پوری طرح رفع نہیں ہوئی اس لئے اسی طرح خاص مقدار میں سب دوائیاں کھاتے رہنا ہوں گی۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے دل کی اس بیماری سے کلیتہً نجات عطا فرماوے اور کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ تا پوری صحت اور طاقت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق ملتی رہے۔

(مبارک مصلح الدین احمد
وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

○ مکرم غلام محمود احمد صاحب حیدرآبادی امریکہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ دونوں گردوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

تحریک جدید کے اکاون ۵۱ ویں سال کیلئے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے اکاون ۵۱ ویں سال کا اعلان ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کے خطبہ جمعہ کے ذریعہ فرمایا حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطبہ ۲۹ اکتوبر کے الفضل میں خلاصتہً شائع ہوا تو بفضل خدا ایک دن کے وقفہ میں میزان وعدہ جات -/7,09783 روپیہ تک پہنچ گئی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ وعدہ کنندگان کے لئے قارئین کرام سے درخواست دعا ہے

(۱)	افراد جماعت احمدیہ	ربوہ	: 4,00,000	روپے
(۲)	" " "	فیصل آباد	: 1,50,000	"
(۳)	" " "	حیدرآباد	: 81,000	"
(۴)	(متفرق)	سندھ	: 35,900	"
(۵)	(")	پنجاب	: 42,872	"

سال نو کے لئے وعدہ جات کا ٹارگٹ پچاس لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔ جملہ جماعتیں معقول اضافہ کے ساتھ وعدہ جات بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ

ذکرِ الٰہی

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ

ذکرِ الٰہی کس کو کہتے ہیں:

ذکر کے معنے ہیں یاد کرنے کے ذکر اللہ کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے طریق کو ذکر اللہ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنا اور ان کو زبان سے بار بار یاد کرنا اور ان کا دل سے اقرار کرنا اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا معائنہ کرنا ذکر اللہ ہے۔

مضمون کی اہمیت:

یہ مضمون کتنا اہم اور ضروری ہے۔ اس کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہونگا کہ بڑا ہی اہم ہے۔ شاید کوئی خیال کرے کہ چونکہ اس پر میں نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اس لئے اس کو بڑا اہم کہتا ہوں۔ لیکن اس لئے نہیں کہتا بلکہ اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے بڑا کہا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

کہ اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ ذکر اللہ سب سے بڑا ہے تو یہ میرا قول نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے کہ یہ مضمون سب سے بڑا اور اہم ہے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ اگر یہ مضمون سب سے بڑا اور اہم ہے تو اس کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرنے کا حکم بھی چاہیئے اس کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑی کثرت سے اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ لوگ اللہ کے ذکر کی طرف توجہ کریں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اے میرے بندے اپنے رب کو صبح اور شام یاد کیا کر۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو اس کو چاروں طرف سے ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت نازل کرتے ہیں۔

پس جب ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے سننے کے لئے فرشتے بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور سننے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ کیسی اہم چیز ہے۔ اور پھر جو فرشتوں کا استاد ہوگا اس کی وہ کس قدر قدر کریں گے۔ کیونکہ جو ذکر کرے گا اس کے پاس فرشتے جمع ہوں گے۔ اور جتنا زیادہ کرے گا اتنے ہی زیادہ فرشتے آئیں گے اور اسے نیک کاموں کی تحریکیں کریں گے۔ فرشتوں کا آنا کوئی خیالی بات نہیں بلکہ یقینی ہے۔ میں نے خود فرشتوں کو دیکھا ہے۔ اور ایک دفعہ تو بہت بے تکلفی سے باتیں بھی کی ہیں۔ تو ذکر کرنے والے کے پاس ملائکہ آتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی دوستی اور تعلق ہو جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝"

کہ اے مومنو تم کو مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے نہ روک دے۔ تم اللہ کا ذکر کرنے میں کسی رکاوٹ کی پروا نہ کرو۔ اور کوئی کام تمہارا ایسا نہ ہو کہ جس کو کرتے ہوئے اللہ کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح بیان کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اور ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے:۔

"مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ"

(رواہ البخاری)

کہ اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا۔ ایسی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی یعنی جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا۔ وہ مردہ۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ذکر اللہ کس قدر اہم اور ضروری ہے پھر ترمذی میں روایت ہے۔ ابو درداء کہتے ہیں کہ:۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْنَ اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے اصحاب کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو سب سے بہتر اور پسندیدہ ہو اور سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ کوئی جہاد کے لئے جائے اور دشمنوں کو قتل کرے اور خود بھی شہید ہو جائے۔ صحابہؓ نے کہا۔ فرمایئے آپؐ نے کہا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کا درجہ بہت بلند ہے۔ صحابہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا جہاد سے بھی اس کا درجہ بلند ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس سے بھی بڑھ کر ہے .....

ذکر الٰہی کرتے وقت پانچ حالتیں قرآن کریم سے:

ذکر الٰہی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ" (انفال ع ۲)

پھر فرماتا ہے:۔

"تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ" (الزمر ۲۴)

پھر فرماتا ہے:۔

"وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا"

ذکر الٰہی کرنے والوں کی یہ حالتیں ہوتی ہیں:۔

(۱) مومن جب ذکر اللہ کرتے ہیں تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور ان میں خوف پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا رب بڑی شان و شوکت والا ہے۔

(۲) اقشعرار ہو جاتا ہے یعنی خوف سے ان کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(۳) کہ ان کے بدن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور دل نرم ہو جاتے ہیں۔

(۴) وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں یعنی عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(۵) رونے لگ جاتے ہیں۔

یہ پانچ حالتیں ہیں جو خدا تعالیٰ نے بتائی ہیں۔

حقیقی ذکر:

حقیقی ذکر اللہ چار ہیں اور جو واقع میں ذکر اللہ ہیں اور جن کا قرآن کریم میں بڑے زور سے حکم دیا گیا ہے۔ وہ ذکر اور ہیں اور وہ چار طرح کے ہیں۔ ان کا چھوڑنا بہت بڑے ثواب سے محروم رہنا ہے اس لئے ان کو کبھی ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ ان میں سے پہلا ذکر نماز ہے۔

(۲) قرآن کریم کا پڑھنا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان تکرار سے اور ان کا اقرار کرنا۔ اور ان کی تفصیل اپنی زبان سے بیان کرنا۔

(۴) جس طرح خدا تعالیٰ کی صفات کو علیحدہ اور گوشے میں بیان کرنا۔ اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں میں بھی ان کا اظہار کرنا۔

یہ وہ چار ذکر ہیں جو قرآن کریم سے ثابت ہیں اور جن کا کرنا روحانیت کے لئے نہایت ضروری بلکہ لازمی ہے۔

پہلا ذکر نماز ہے:

اب میں اس بات کا ثبوت دیتا ہوں کہ ان اذکار کو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ نماز کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔"

اے انسان میں ہی تیرا خدا ہوں اور میرے سوا تیرا کوئی معبود نہیں۔ پس میری ہی عبادت کر۔ اور میرے ہی ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے مومنو! میرا ذکر کرو تو اس کے ایک معنی یہ ہوئے کہ مومنو نماز پڑھو۔ پھر فرماتا ہے:۔

"فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔"

نماز پڑھنے کی تاکید کرنے کے بعد کہتا ہے کہ اگر تمہیں دشمنوں سے کسی قسم کا خوف ہے تو خواہ پیادہ ہو یا گھوڑے پر سوار ہو۔ اسی حالت میں نماز پڑھ لو۔ اور جب امن میں ہو جاؤ تو خدا تعالیٰ کا ذکر اسی طرح کرو جس طرح اس نے سکھایا ہے اور جیسے تم پہلے نہیں جانتے تھے۔ اس آیت میں نماز کا نام اذکروا اللہ رکھا ہے۔ اس کے متعلق اور بھی آیتیں ہیں۔ مگر اس وقت میں انہیں پر بس کرتا ہوں۔

دوسرا ذکر قرآن کریم ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔"

کہ ہم نے ہی ذکر اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں قرآن کریم کے نازل کرنے کو ذکر کا نازل کرنا قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ جہاں خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ تو اس کے ایک یہ معنی بھی ہیں۔ کہ قرآن پڑھا کرو۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ۔"

اس آیت میں بھی قرآن کریم کو پیش کر کے فرمایا ہے کہ ہم نے تمہارے لئے یہ ذکر نازل کیا ہے کیا پھر بھی تم اس کا انکار کرتے ہو۔

تیسرا ذکر صفات الٰہیہ کا بیان ان کا تکرار اور ان کا اقرار ہے۔ اب میں اس کا ثبوت قرآن کریم سے دیتا ہوں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نماز میں جو صفات الٰہیہ بیان کی جاتی ہیں وہی کافی ہیں لیکن یہ غلط ہے نماز کے علاوہ بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے اور اس کا ثبوت قرآن کریم سے ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ کہ جب تم نماز پڑھ چکو۔ تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی۔ بیٹھنے کی حالت میں بھی اور لیٹے ہونے کی حالت میں بھی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذکر نماز کے علاوہ ہے۔ کیونکہ نماز میں ہی اگر صفات اللہ کا بیان کرنا کافی ہوتا۔ تو پھر خدا تعالیٰ یہ کیوں فرماتا فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ کہ جب تم نماز پڑھ چکو۔ تو پھر اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہو کر بیٹھ کر لیٹ کر۔ پھر فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ساتھی ہیں کہ ان کو خرید و فروخت اللہ کے ذکر کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہیں روکتی۔ کیونکہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جبکہ آنکھیں اور دل منقلب ہو جائیں گے۔ یہاں نماز کے علاوہ ایک ذکر اللہ بیان فرمایا ہے:۔

چوتھا ذکر یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اعلی الاعلان لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے اس کا ثبوت یہ ہے۔

"یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ" (سورۃ مدثر آیات ۷)

ان آیات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ کھڑا ہو جا اور تمام لوگوں کو ڈرا دے۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بڑائی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا چاہیئے یہ تو ہوئے وہ ذکر جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ ان کے کرنے کے طریق کیا ہیں؟

ذکر کی دو قسمیں

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ان ذکروں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فرائض دوسرے نوافل۔ یہاں فرائض کے متعلق کچھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے جماعتی جماعت کے لوگ فرائض تو ادا کرتے ہیں۔ باقی رہے نوافل ان کے متعلق کچھ بتانے کی ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ یہ مضمون لمبا ہے سردست میں اس کو چھوڑتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ قرآن کس طرح پڑھنا چاہیئے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان روزانہ پڑھنے کے لیے قرآن کریم کا ایک حصہ مقرر کر لے کہ اتنا ہر روز پڑھا کرونگا یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ کبھی قرآن کریم اٹھایا اور کسی قدر پڑھ لیا۔ بلکہ باقاعدگی اور مقررہ اندازہ سے پڑھنا چاہیئے۔ بے قاعدہ پڑھنے سے یعنی کبھی پڑھا اور کبھی نہ پڑھا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس قرآن کریم کے متعلق چاہیئے کہ اس کا ایک حصہ مقرر کر لیا جائے۔ اور اس کو ہر روز پورا کیا جائے۔ وہ حصہ خواہ ایک پارہ ہو یا آدھا یا دو تین یا چار پارے ہوں۔ اس کو روزانہ پڑھا جائے۔ اور اس کے پورا کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ عبادت پسند ہے کہ جس پر انسان دوام اختیار کرے۔ اور جس میں ناغہ نہ ہونے دے۔ کیونکہ ناغہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے شوق نہیں ہے۔ اور شوق اور دلی محبت کے بغیر قلب کی صفائی نہیں ہوتی۔

میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی کسی تصنیف میں مشغول ہونے یا کسی اور وجہ سے قرآن کریم نہ پڑھا جائے تو دل تکلیف محسوس کرتا ہے اور دوسری عبادتوں میں بھی اس کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

اوّل تو قرآن کریم روزانہ پڑھنا چاہیئے دوم چاہیئے کہ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ اور اس قدر جلدی جلدی نہ پڑھا جائے کہ مطلب ہی سمجھ میں نہ آئے۔ ترتیل کے ساتھ پڑھنا چاہیئے تاکہ مطلب بھی سمجھ میں آ جائے۔ اور قرآن کریم کا ادب بھی ملحوظ رہے۔ سوم جہاں تک ہو سکے قرآن کریم پڑھنے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔

دیگر اذکار

قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ دیگر اذکار تسبیح و تحمید جنہیں انسان اکیلا بیٹھ کر کرے یا مجالس میں۔ اس ذکر کی بھی ایک قسم فرض ہے جیسا کہ جانور کو ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا۔ اگر اس وقت تکبیر نہیں پڑھی جائے گی تو جانور حرام ہو جائے گا۔ اور دوسری قسم نفل ہے جو دوسرے اوقات میں ورد کی صورت میں پڑھی جاتی ہے اور ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت وسیع کیا ہے۔ یعنی آپ نے ہر موقع پر اللہ کا ذکر رکھا ہے۔ مثلاً جب کھانا کھانے بیٹھو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لو۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ اگر کوئی نہیں پڑھے گا تو اس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ بلکہ یہ ہے کہ جس غرض کے لیے کھانا کھایا جاتا ہے وہ اس طرح پورے طور پر حاصل ہو جائے گی۔ یعنی روحانیت کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا پھر ہر کام کو شروع کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کا حکم ہے تاکہ اس کام میں برکت ہو۔ اور جب اس کو ختم کر لیا جاوے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی نیا کپڑا پہنے یا کوئی اور نئی چیز استعمال کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اس کا شکر ادا کرے۔ ہر رنج اور ہر مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہیئے۔ اگر کوئی بات اپنی طاقت اور ہمت سے بالا پیش آئے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیئے۔

غرض یہ ذکر ان باتوں کے متعلق ہیں جو روزانہ پیش آتی رہتی ہیں۔ ہر ایک انسان کو دن میں یا خوشی ہوگی یا رنج۔ پس اگر خوشی ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے اور اگر رنج ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر حالت کے متعلق ذکر مقرر فرما دیئے ہیں اس لیے ان کے کرنے سے انسان ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو دفتر میں بیٹھا کام کر رہا ہو وہ اگر اپنے متعلق کوئی خوشخبری سنے۔ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اگر چلتے ہوئے اسے خوشی کی بات معلوم ہو تو بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اگر لیٹے ہوئے خوشی کی بات سنے تو اسی حالت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اس طرح خود بخود قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا رہے گا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جابرؓ سے ترمذی میں روایت ہے کہ سب سے بہتر اور افضل ذکر یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے باقی اذکار کی بھی مختلف فضیلتیں ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کی نسبت فرمایا ہے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ کہ دو ایسے کلمے ہیں کہ جو زبان سے کہنے میں چھوٹے ہیں مگر جب قیامت کے دن وزن کیے جائیں گے تو ان کا اتنا بوجھ ہوگا کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال کا پلڑا بہت بھاری ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔ یہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے .....

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کثرت سے ان کو پڑھتے تھے:

ان دو ذکروں کو رسول کریم صلے اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وآلہ وسلم نے افضل بتایا ہے۔ گو اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ارشاد محفوظ نہیں مگر عقل بتاتی ہے کہ وہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور وہ قرآن کریم کی آیات کا ذکر ہے اگر ان کو ذکر کے طور پر پڑھا جائے تو دوہرا ثواب حاصل ہوگا۔ ایک تلاوت کا اور دوسرے ذکر کا ؛

ذکر کرنے کے اوقات

اب جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ ذکر کرنا بہت ضروری ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

تو یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ کس کس وقت ذکر کرنا چاہیئے۔ یوں تو ہر وقت ہی خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیئے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت ہی خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے لیکن بعض خاص وقت قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں اُذْكُرُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا یاد کرو اللہ کو بکرہ اور اصیل کے وقت۔ یہ دونوں وقت بہت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ بکرہ عربی میں پَو پھٹنے سے سورج نکلنے تک کو کہتے ہیں اس لحاظ سے یہ معنے ہوئے کہ صبح کی نماز سے لے کر سورج کے نکلنے تک ذکر کرو۔ ایک یہ وقت ہوا اور دوسرا وقت اصیل ہے۔ لغت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصیل عصر سے لے کر سورج کے ڈوبنے تک کو کہتے ہیں۔ تیسرا چوتھا اور پانچواں وقت وہ ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى

یعنی صبر کر ان باتوں پر جو یہ لوگ کہتے ہیں اور تسبیح و تحمید کر اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے (ان دونوں وقتوں کا ذکر پہلے آچکا ہے) اور رات کے اوقات میں اور ان کی دو طرفوں میں تاکہ تیری خواہشات پوری ہوں۔ اس آیت کے علاوہ پہلے دو وقتوں کے سورج نکلنے کے بعد کا وقت اور رات کا پہلا اور پچھلا وقت بھی ذکر کے لیے مفید بتایا گیا ہے ؛

نماز کے بعد کا ذکر

چھٹا وقت ہر ایک نماز کے پڑھنے کے بعد کا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ذکر کو ہمیشہ جاری رکھتے تھے۔ گویا سنت ہوگئی تھی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب ہم دور ہوتے تھے تو اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے ذکر سے معلوم کرتے تھے۔ کہ نماز ختم ہوگئی ہے۔ پس نماز کے بعد پڑھنے کے لیے ایک ذکر تو یہ ہے کہ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھا جاوے۔ دوسرے یہ کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس تینتیس دفعہ پڑھا جاوے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس دفعہ پڑھا جاوے۔ یہ ذکر کئی طریق پر مروی ہے۔ مگر سب سے زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ الگ الگ پہلے دونوں جملوں کو تینتیس تینتیس دفعہ کہے۔ اور تیسرے کو چونتیس دفعہ۔ نماز کے بعد کا وقت ذکر کے لیے بہت ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اس وقت ضرور ذکر کرنا چاہیئے

ضروری ذکر نماز ہے

اب میں نماز کے متعلق بتاتا ہوں۔ یہ سب سے زیادہ ضروری اور اہم ذکر ہے۔ کیونکہ اس میں کبھی انسان کھڑا ہو کر ذکر کرتا ہے اور کبھی رکوع میں کبھی سجدہ میں کبھی بیٹھ کر۔ پھر نماز میں قرآن کریم پڑھتا ہے۔ اور اسکے علاوہ اور اذکار بھی کرتا ہے۔ پس نماز سب ذکروں کی جامع ہے پہلے میں نے اس کے متعلق بیان کرنا اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ بہت تفصیل چاہتی ہے۔ لیکن اب بیان کرتا ہوں :۔

نماز میں سنتوں کی حکمت

نماز کے تین حصے ہیں (۱) فرض (۲) سنن۔ (۳) نفل۔ فرض اور سنن تو سب لوگ ادا کرتے ہیں باقی رہے نوافل ان کے ادا کرنے میں اکثر سستی کرتے ہیں۔ سنتوں کے متعلق تو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اس لیے مقرر کی گئی ہیں کہ فرائض کے ادا کرنے میں جو کمی یا نقص رہ جائے اسے پورا کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ناقص نماز قبول نہیں کرتا۔ بلکہ کامل قبول کرتا ہے۔ اور اگر نقص ہو تو سنتوں میں سے پورا کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی نے نماز پڑھی۔ مگر ایک رکعت میں اس کی توجہ قائم نہ رہی اور مختلف قسم کے وساوس پیدا ہوتے رہے اس لیے وہ رکعت قبول نہ ہوگی۔ اس کے بدلہ میں سنتیں رکھ دی گئیں تاکہ نماز مکمل ہو جاوے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ انسان کے قلب کی کیفیت کو خوب جانتے تھے اور سمجھتے تھے اس لیے آپؐ نے فرائض کے ساتھ سنتیں اپنی طرف سے لگا دیں۔ تاکہ فرائض کی کمی کو پورا کر دیں۔ اور یہ آپؐ نے ..... بہت بڑا احسان کیا ہے۔

نوافل کی فضیلت

اب نوافل باقی رہے وہ خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ یعنی نجات کے علاوہ اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ نوافل پڑھنے پر زور دے۔ پھر نوافل بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض دن میں پڑھے جاتے ہیں اور بعض رات کو۔ جو رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کو تہجد کہتے ہیں۔ اور یہ زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ اور ایسے اعلیٰ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں انکی فضیلت اس طرح بیان فرمائی ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا۔

کہ انسان کے نفس کے درست کرنے کے لیے رات کا اٹھنا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اگر کوئی شخص تجربہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح نفس کی بہت بڑی وسیع اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور خاص قوت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ ان پر خاص طور پر مداومت رکھتے تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان نوافل کا اتنا خیال تھا کہ باوجود ان کے نفل ہونے کے آپ رات کو پھر کر دیکھتے کہ صحابہؓ میں سے کون یہ نفل پڑھتا ہے۔ اور کون نہیں پڑھتا۔ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں عبداللہ بن عمر کا ذکر آیا کہ وہ بہت اچھا ہے اس میں یہ خوبی ہے یہ صفت ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ ہاں بڑا اچھا ہے۔ بشرطیکہ تہجد پڑھے۔ چونکہ عبداللہ بن عمر جوان تھے۔ اور تہجد پڑھنے میں سستی کرتے تھے۔ اس لیے آپؐ نے اس طرح ان کو اس طرف توجہ دلائی۔

نماز تہجد کی اہمیت اور حکمت

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس میاں اور بیوی پر رحم ہو۔ کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے تو اٹھ کر تہجد پڑھے اور بیوی کو جگائے کہ تو بھی اٹھ کر نماز پڑھ۔ اور اگر بیوی نہ جاگے تو پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارے اور جگائے۔ اسی طرح اگر بیوی کی آنکھ کھلے تو وہ بھی ایسا ہی کرے کہ خود تہجد پڑھے۔ اور میاں کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو وہ اس کے منہ پر چھینٹا مارے دیکھو ایک طرف تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی کے لیے میاں کا ادب کرنا نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ اور دوسری طرف تہجد کے لیے جگانے کے واسطے اگر پانی کا چھینٹا بھی مارنا پڑے۔ تو اس کو جائز رکھا ہے گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کو اس قدر ضروری سمجھتے تھے۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پھر قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ رات کا اٹھنا نفس کو سیدھا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریمؐ صحابہؓ کو فرماتے کہ خواہ تہجد دو رکعت ہی پڑھو مگر پڑھو ضرور۔ پھر حدیثوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے۔ اور بہت زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اس لیے تہجد کا پڑھنا بہت ضروری اور بہت فائدہ مند ہے ؛

ذکر جہری

اس وقت تک میں نے تین قسم کے ذکروں کا بیان کیا ہے۔ اوّل نماز، دوم قرآن کریم سوم وہ اذکار جو نماز کے علاوہ کیے جاتے ہیں۔ لیکن علیحدگی میں کیے جاتے ہیں۔ اب ایک قسم کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔ اور وہ وہ ذکر ہے جو مجالس میں کیا جاتا ہے۔ اس ذکر کے بھی دو طریق ہیں۔

اوّل۔ یہ طریق کہ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ جہاں ملنے کا موقعہ ملے۔ وہاں بجائے لغو اور بیہودہ باتوں کے خدا تعالیٰ کی طاقتوں۔ اس کے جلال اور اس کے احسانات کا ذکر کیا جائے اس کی آیات کا بیان ہو۔ اس سے دل صاف ہوتا ہے اور قلب پر نہایت نیک اثر پڑتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپؐ گھر سے باہر تشریف لائے۔ تو دیکھا کہ مسجد (نبوی) میں کچھ لوگ نماز میں مشغول ہیں اور کچھ ایک حلقہ کئے بیٹھے ہیں۔ اور دین کی باتیں کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں میں بیٹھ گئے جو حلقہ کیے بیٹھے تھے اور فرمایا کہ یہ کام اس سے افضل ہے جو دوسرے لوگ کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر جہری بعض اوقات ذکر سری پر فضیلت رکھتا ہے۔ بعض اوقات میں نے اس لیے کہا ہے کہ وہ بھی اپنے وقت پر ضروری ہوتا ہے۔ ہاں جس وقت لوگ جمع ہوں۔ اس وقت ذکر جہری مفید ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ دوسرے لوگوں کے تجربات سنکر اور اپنے ان کو سنا کر استفادہ اور افادہ کا زیادہ موقعہ ملتا ہے۔ اور ایسے وقت میں علیحدہ ذکر کرنا بعض دفعہ باعث ریا بھی ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کا درس بھی اسی قسم کے اذکار میں داخل ہے اور اپنے ہم مذہبوں میں دین کے متعلق خطب و وعظ بھی اسی میں شامل ہیں۔

دوسری قسم اس ذکر کی یہ ہے کہ جو مخالفوں کی مجالس میں کی جاتی ہے (دین حق) کے سوا باقی تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی صفات میں کچھ نہ کچھ کمی اور زیادتی کے مرتکب ہیں پس ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کو اس کی اصلی شان اور شوکت میں ظاہر کرنا بھی ایک ذکر ہے جیسا کہ سورۃ مدثر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝
لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کے علاوہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تکبیر ذکر میں داخل ہے پس غیر مذاہب کے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان اور ان کے اثبات پر دلائل بھی ذکر الٰہی میں شامل ہیں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى میں بھی اسی ذکر کی طرف اشارہ کیا ہے اور صاف الفاظ میں فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى کہہ کر اس کا نام صاف طور پر ذکر رکھا ہے۔

ذکر اللہ سے رضا حاصل ہوتی ہے۔

اب میں ذکر کرنے کے کچھ فوائد بتاتا ہوں۔ سب سے بڑا فائدہ جو ذکر کرنے سے حاصل ہوتا ہے وہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ نیک کام ہے اس لئے دوسرے کاموں کی طرح اس سے خدا راضی ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے خاص طور پر راضی ہوتا ہے کیونکہ جس قدر کوئی بڑا کام ہو اسی قدر اس کا بڑا انعام بھی دیا جاتا ہے۔ ذکر کے متعلق ایک جگہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔
کہ اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔
اور دوسری جگہ فرماتا ہے:۔
وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ (توبہ رکوع ۹)
کہ سب سے بڑا انعام رضوان اللہ ہے چونکہ اکبر کا انعام بھی اکبر ہی ہو سکتا ہے۔ اصغر نہیں۔ اس لئے ان دونوں اکبروں نے بتا دیا کہ رضوان اللہ کس کے بدلہ میں ملتی ہے۔ ذکر اللہ کے بدلہ میں۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے انعامات کو بیان فرما کر وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ سے بتلا دیا کہ رضوان کوئی اور چیز ہے اور سب سے اکبر ہے اور واقعہ میں بندہ کے لئے سب سے بڑا انعام یہی ہے کہ اللہ اس پر راضی ہو جائے۔ اس بڑے انعام کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ ذکر اللہ کرو گے تو یہ دوسرا اکبر جو رضوان اللہ ہے مل جائے گا۔

ذکر اللہ سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے

دوسرا یہ فائدہ ہے کہ اس سے اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (رعد ع ۴)
قلوب کو ذکر سے طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ گھبراہٹ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ انسان یہ سمجھے کہ میں اس مصیبت سے ہلاک ہونے لگا ہوں۔ اور اگر اسے یہ یقین ہو کہ ہر ایک مصیبت اور تکلیف کا علاج ہے تو وہ نہیں گھبرائے گا۔ پس جب کوئی شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ وہ غیر محدود طاقتیں رکھتا ہے اور ہر قسم کی تکلیفوں کو دور کر سکتا ہے تو اس کا دل کہتا ہے کہ جب میرا ایسا خدا ہے۔ تو پھر مجھے ایسی مصیبت سے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود اس کو دور کر دے گا۔ اس طرح اس کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ذکر کرنے والے بندہ کو خدا تعالیٰ اپنا دوست بنا لیتا ہے اور اسی دنیا میں اسے اپنی بارگاہ میں یاد کرتا ہے۔
فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔
اے میرے بندو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا
خدا تعالیٰ کا یاد کرنا یہی ہے کہ اپنے حضور باریابی بخشتا ہے جس طرح دنیا میں بادشاہ کا کسی کو یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اس کو اپنے دربار میں بلاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی کرتا ہے۔

ذکر اللہ سے بدیاں رکتی ہیں۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر انسان کو بدیوں سے روکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ کو خدا نے جو کتاب دی ہے وہ لوگوں کو پڑھ کر سنا۔ اور نماز کو قائم کر۔ نماز بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑا ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ جیسا کہ پہلے میں نے بتایا ہے۔ نماز بھی ذکر اللہ ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ ذکر اللہ بدیوں اور برائیوں سے روکتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ذکر اللہ ایک بڑی بھاری چیز ہے۔ اس کو جب شیطان کے سر پر مارا جائے گا۔ تو وہ مر جائے گا۔ اور برائیوں کی تحریک نہیں کرے گا۔

ذکر اللہ سے دل مضبوط ہوتا ہے

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ دل مضبوط ہوتا ہے۔ مقابلہ کی طاقت پیدا ہوتی ہے انسان ہارتا نہیں بلکہ مقابلہ میں مضبوطی سے کھڑا رہتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اے ایمان والو! جب کسی طاقت کے مقابلہ میں جاؤ۔ اور وہ زبردست ہو تو اس کے لئے یہ کیا کرو کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا شروع کر دیا کرو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہارے دشمن کے پاؤں اکھڑ جائیں گے۔ اور تم اس پر فتح پا لو گے۔

ذکر اللہ سے ہمت بڑھتی ہے

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ ذکر کرنے والا انسان اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سچے دل سے ذکر کرتا ہو۔ اس کا ثبوت بھی اسی آیت سے نکلتا ہے جو میں نے پانچویں فائدہ کے متعلق پڑھی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ذکر اللہ کرنے والا بروز قیامت سایہ کے نیچے ہو گا:۔

ساتواں فائدہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کے سر پر خدا کا سایہ ہو گا۔ اور ان میں سے ایک ذکر کرنے والا ہو گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ ایسا خطرناک دن ہو گا کہ تمام نبی ڈرتے ہوں گے اور خدا تعالیٰ اس دن ایسا غضبناک ہو گا جو کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ تمام شریر لوگ اس کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ سورج بہت قریب ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں جس پر خدا کا سایہ ہو گا سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کیسا خوش قسمت ہو گا۔

ذکر کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ ذکر کرنے والے کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے پہلے ذکر یعنی تسبیح اور تحمید بھی آئی ہے۔ پہلی دعا سورۃ فاتحہ ہی ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
سے شروع کیا اور
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ کو درمیان میں رکھا ہے جو آدھی خدا تعالیٰ کے لئے اور آدھی بندہ کے لئے ہے
پھر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝
فرمایا یہ دعا ہے۔ تو پہلے خدا تعالیٰ نے ذکر رکھا ہے اور بعد میں دعا۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی سوالی کسی کے پاس آتا ہے تو پہلے اس کی تعریف کرتا ہے اور پھر اپنا سوال پیش کرتا ہے تو جب انسان خدا کے حضور جاتا ہے تو سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی قدرت اور اپنے عجز کا اقرار کرنا چاہیئے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے بھی اپنے متعلق اسی طرح دعا کی ہے کہ
اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (انبیاء ع ۶)
پہلے خدا کی تسبیح بیان کی اور پھر اپنی حالت پیش کی ہے

ذکر کرنے والے کو خدا بہت زیادہ دیتا ہے

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔
مَنْ شَغَلَهٗ ذِكْرِيْ عَنْ مَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ۔
خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر میں لگا رہتا ہے اسے میں اس کی نسبت جو مانگتا ہے زیادہ دیتا ہوں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ دعا نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ سورۃ فاتحہ جو ام القرآن ہے اس میں ذکر کے ساتھ دعا

بھی ہے اور قرآن کریم میں اور احادیث میں کثرت سے دعائیں سکھائی گئی ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس شخص سے جو ذکر نہ کرے اور دعا ہی کرے اس کو زیادہ دیا جاتا ہے جو دعا کے علاوہ ذکر بھی کرے اور دعا کے وقت میں سے بچا کر ذکر کے لئے وقت خرچ کرے۔

ذکر الٰہی سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

نواں فائدہ یہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبیر و تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ گو مثل زبد البحر یعنی سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہو۔

ذکر سے عقل تیز ہوتی ہے۔

دسواں فائدہ یہ ہے کہ عقل تیز ہو جاتی ہے اور ذکر پر ایسے ایسے معارف اور نکات کھلتے ہیں کہ ذاکر خود بھی حیران ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آل عمران ع ۱۹)

کہ زمین اور آسمان کی پیدائش اور دن رات کے اختلاف میں بہت سی نشانیاں ہیں مگر انہی لوگوں کے لئے جو عقل والے ہوں پھر بتایا کہ عقل والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول اور اس کے کاموں پر فکر کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

ذکر کے نتیجے میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے

گیارھواں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔

إِذَا ذَكَرَنِي عَبْدِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِذَا ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْ مَلَئِهِ وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جب دل ہی دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل ہی میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ مثلاً جب انسان کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ یعنی پاک ہے تو اے اللہ۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس بندے کی نسبت کہتا ہے کہ تجھے بھی پاکی حاصل ہو اور جب خدا تعالیٰ یہ کہہ دیتا ہے تو حاصل ہو ہی جاتی ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ جب بندہ لوگوں میں بیان کرتا ہے تو میں ان لوگوں سے بہتر جن میں وہ میرا ذکر کرتا ہے اس کا ذکر کرتا ہوں۔ یعنی مقبول اور نیکوں میں ان کا ذکر بلند کرتا ہوں۔ اور دنیا اقرار کرتی ہے کہ وہ متقی ہے

ذکر سے محبت الٰہی بڑھتی ہے۔

بارہواں فائدہ یہ ہے کہ محبت بڑھتی ہے کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جس چیز سے ہر وقت اسے تعلق رہے اس سے انس پیدا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جس گاؤں یا شہر میں آدمی رہتا ہے اس سے بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جب بندہ صبح و شام بلکہ ہر موقعہ پر خدا تعالیٰ کو بار بار یاد کرتا اور نام لیتا ہے تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں بڑھتی جاتی ہے۔

خاتمہ مضمون

یہ ہیں ذکر اللہ کے فوائد جو میں نے مختصر طور پر بیان کر دیئے ہیں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اور مجھے بھی خدا تعالیٰ ان سے مستفید کرے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

○ خاکسار کے جوڑوں میں سخت درد ہوتی ہے۔ چلنے میں تکلیف ہے۔ نیز دونوں آنکھوں میں موتیا بھی اتر رہا ہے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(عبد الرحیم یونس۔ کراچی)

میرے تایازاد بھائی ڈاکٹر جاوید خان صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(وسیم احمد دار النصر غربی۔ ربوہ)

میرے والد محترم شیخ محمد اکرام صاحب (نوید جنرل سٹور) چند روز سے بوجہ گیس ٹربل صاحب فراش ہیں کمزوری بھی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد سہیل نوید۔ ربوہ)

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

"یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو..... تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ..... گالیاں سن کر بھی صبر کرو بدی کا جواب نیکی سے دو..... جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آ جاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ تو پوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۰۳-۲۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ہمیں کیوں پڑھنا چاہیئے؟

- اس لئے کہ "الفضل" مرکزِ سلسلہ اور اپنے قارئین کے درمیان روزانہ رابطہ کا ذریعہ ہے۔
- الفضل کے روزانہ مطالعہ سے آپ کو روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ حالات اور واقعات کی مناسبت سے الفضل میں پیش کئے جانے والے ملفوظات حضرت مسیح موعود ہمارے لئے ایمانی استقامت کا موجب بنتے ہیں۔
- الفضل میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور گذشتہ خلفائے سلسلہ کے ارشادات بھی درج کئے جاتے ہیں جو ہمارے اندر مسابقت فی الخیرات کا جذبہ اجاگر کرتے ہیں۔
- الفضل کے ذریعہ احباب جماعت مرکزی اور ذیلی تنظیموں کے ذریعہ عالمگیر سطح پر کی جانے والی دینی مساعی سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔
- اپنے ادارتی مقالوں اور اہل علم حضرات کے مضامین کے ذریعہ الفضل جماعت کی دینی اور اخلاقی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس دینی معلم اور روحانی نہر سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کو صرف ایک معمولی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

(آغا سیف اللہ مینجر الفضل)

اعلانِ گمشدگی:

خاکسار کے نانا جان مکرم غلام محمد صاحب بعمر ۶۵ سال مورخہ ۲۹ اکتوبر سے لاپتہ ہیں۔ دماغی توازن درست نہیں ہے۔ سفید داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ سفید تہبند اور موتیا رنگ کی قمیض پہنے ہوئے ہیں۔ جن احباب کو ان کے بارے میں علم ہو فوری طور پر پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

شفاقت حیات نیر، محمد افضل قمر
دار العلوم جنوبی۔ ربوہ۔

مجاہدین تحریک جدید

جیسا کہ احباب کرام کو الفضل سے معلوم ہو گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ۲۶ اکتوبر کو فرما دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سالِ نو کا وعدہ جلد از جلد لکھوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل)

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ

فون: 634

جبوب مفید اٹھرا -/۳۰ ، اکسیر اولاد نرینہ -/۳۵ ، زود جام عشق -/۶۰ ، تپ بواسیر -/۱۵ ، اکسیر پائیوریا -/۶ ،

تریاق معدہ -/۱۲ ، تریاق دمہ -/۲۰ ، روشن کاجل -/۲۵ ، سرمہ جواہر -/۳ ، پیام نور -/۱۴ .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں!

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ، ایکسپورٹ کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں!

Mino chan CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU

Cable: MINOCHANN TOKYO—

TOKYO - 153 - JAPAN.

کراچی میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

کی مفید اور مجرب دوائیں!

مکرم شوکت منہاس ۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

سے حاصل کی جاسکتی ہیں

نئے سائیکل (سہراب و پیکو)

اور سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت

ملنے کا پتہ:

شفیق سائیکل سٹور

کالج روڈ۔ ربوہ

ٹیلکس: SI-LPK 4341

ٹیلیفون: ملز: 27946 - 41550

آفس: 22483 - 27616

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

امپورٹرز، ایکسپورٹرز

مقبول روڈ فیصل آباد

سفینہ بوسکی پرنٹ، فلیٹ رنگدار، ڈبل جارجٹ پرنٹ، فیبرون روٹری پرنٹ، پردہ کلاتھ، پاپلین لون، وائل

جاذب نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند

آفس: مندر گلی ریل بازار فیصل آباد

شالوں کی مشہور دوکان

الفردوس

شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس

شال ہاؤس ——— لاہور

ٹیلیفون:

گھر: 53703 ، دوکان: 324448

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں

معیاری سونے کے معیاری زیورات

خریدنے اور بنوانے کے لئے

تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری شمالی ناظم آباد کراچی:

ٹیلیفون 617069

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبرز:

410974

418646

رہائش: 418645

پردہ پرائسٹر

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

۱۰۔ شادمان کالونی لاہور — ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ غلام

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ، چوک زید کا ضلع سیالکوٹ

خوبصورت اور مضبوط
دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تاؤ کے لگائے جاتے ہیں
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگتا یا درد ہونے کا علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک نزد بیت الاقصیٰ ربوہ

فون 543

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے
شبیر آپٹیکل سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے اور اس طرح آپ کے اشتہارات کی بھرپور اشاعت ہوتی ہے۔

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں!
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں!
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ: پروپرائٹر: اعجاز احمد

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں!
بھٹہ خشت کیلئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!
ایم احمد اینڈ کمپنی کالری اور نورز
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
● کوئٹہ 73048، گھر 73018
فون:
● لاہور دفتر 52836، گھر 306236

عینکوں کی فٹنگ آٹومیٹک کمپیوٹر پلانٹ پر کی جاتی ہے
نظر و دھوپ کی عینکیں
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
ارشد آپٹیکل سروس
فون 24838
چوک کچہری بازار۔ فیصل آباد
پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر عینکوں کی فٹنگ کی جاتی ہے:

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ دلوکے:

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش، اکسیر کنار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واء، اکسیر ٹک، اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان، 21 کیپسول 21 روپے اور تریاق زیرباد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ بازار سے دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ 2 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلبیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گودام ربوہ
فون 606/607

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
مراد کلاتھ ہاؤس
کپڑے کا
اعلیٰ مرکز
ریل بازار فیصل آباد

مطب حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے
اٹھرا۔ بانجھ پن، اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کیلئے امید کی کرن۔ مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

انگریزی ادویات ڈیکوجات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
● بہتر تشخیص ● مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول ایئر بازار۔ فیصل آباد

● ٹرانسفارمر ● پینل بورڈ ● ڈسٹری بیوشن بورڈ ● جنریٹر اور دیگر سامان بجلی کی فراہمی اور تنصیب، نیز ہر قسم موٹر کنٹرول سٹینڈ ● آٹومیٹک چینج اوور پینل کے ڈیزائن ● فیبریکیشن اور تنصیب کے ماہر:
پاور انجینئرنگ پاکستان (رجسٹرڈ)
ایلنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 62/88

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون 685511
بازار فیصل
کراچی آباد (چورنگی) کراچی 19
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

چوہدری جیولرز
معیاری سونا چاندی کے معیاری زیورات بنوانے کیلئے
بشیر احمد خالد اینڈ برادرز
سلیمی چوک، ستیانہ روڈ فیصل آباد

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُرامید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ربوہ 558
فون: 73997
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس 222
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ